

معرفتِ حق کیلئے معیار ۰ اہل حق کیلئے دستور العمل

حق کی پہچان

ترتیب و تشریح

علامہ مفتی محمد اشرف قادری

افادہ

حضرت صدر الافاضل مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: اہلسنت اکیدمی خانقاہ قادریہ عالمیہ
نیک آباد جہڑات

ملنے کا پتہ: مکتبہ قادریہ عالیہ
نیک آباد بائی پاس روڈ، گجرات، پاکستان

معرفتِ حق کیلئے معیار ۰ اہل حق کیلئے دستور العمل

حق کی پہچان

ترتیب و تشریح

علامہ مفتی محمد اشرف قادری

افادہ

حضرت صدر الافاضل مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: اہلسنت اکیدمی خانقاہ قادریہ عالمیہ
نیک آباد جہڑات

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

سلسلہ اشاعت: 6

نام کتاب حق کی پہچان

از افادات حضرت صدر الافاضل مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترتیب و اضافہ، تخریج و تعلیق علامہ مفتی محمد اشرف قادری

تاریخ اشاعت ۲۰ رمضان ۱۴۰۰ھ / ۱۸ مئی ۱۹۸۷ء

تاریخ ترتیب نو و تعلیق ۱۹ شعبان ۱۴۱۵ھ / ۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء

طبع دوم ۱۶ محرم ۱۴۲۱ھ / ۲۲ اپریل ۲۰۰۰ء

طبع سوم ذوالحجہ الحرام ۱۴۲۳ھ / فروری ۲۰۰۳ء

صفحات ۵۶

تعداد بار اول: ۲۰۰۰، بار دوم: ۲۲۰۰، بار سوم: ۲۲۰۰

کمپوزنگ محمد عثمان علی قادری

پیشکش اہل سنت اکیڈمی، نیک آباد

ناشر مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد

ہدیہ

اعلان: مذہب کی تبلیغ کے شائقین نصف قیمت پر خرید کر مفت تقسیم کریں۔

نصف قیمت پر کم از کم 100 عدد کتاب خریدنا ہوگی: ★ ناشر

﴿ماننے کے پتے﴾

★ مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد بانی پاس روڈ گجرات

★ رضا بک شاپ، شاہ حسین روڈ گجرات ★ مکتبہ رضائے مصطفیٰ، چوک دار السلام گوجرانوالہ

★ مکتبہ رضویہ، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ★ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ

لاہور ★ مسلم کتابوی، داتا دربار مارکیٹ لاہور ★ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور ★ مکتبہ جمال کرم،

در بار مارکیٹ لاہور ★ ضیاء القرآن پبلیشرز، داتا گنج بخش روڈ لاہور ★ فرید بک سٹال، اردو بازار

لاہور ★ مکتبہ ضیائیہ رضویہ، بوہڑ بازار، گلی تارگھر والی راولپنڈی ★ مکتبہ عرفات، بوچڑ خانہ روڈ

سیالکوٹ ★ قادری کتب خانہ، 90 سیٹھی پلازہ سیالکوٹ ★ مکتبہ نور یہ رضویہ، وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاحداء والالتماس

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

میں اس اہم ترین و خوبصورت رسالے کو نہایت ہی قابل احترام

مُشاہد و علماء اہل سنت

قائدین و زعماء اہل سنت

نیز

انتہائی قابل قدر عوام اہل سنت

کی خدمت میں ہدیہ کرتا ہوں۔ اور بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ خالص سُنی تربیتی مواد پر مشتمل ہے۔ اس کے مُندرجات بالخصوص دو آخری باب اہل سنت کے لیے دستور العمل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنہیں ہم سب کے محسن و مربی، مخدوم و مقتدا حضور سیدی قبلہ صدر الافاضل مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے خالصۃً، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں، محض اہل سنت کے اتحاد و اجتماع کی شیرازہ بندی اور ان کی قوت و شوکت اور ترقی و تعمیر، اور انہیں بد مذہبیت و گمراہی کی فتنہ انگیزیوں کی یلغار سے محفوظ و مامون کر دینے کے مقدس مقاصد کے حصول کی خاطر رقم فرمایا تھا۔

یقین فرمائیے! کہ ہم سب ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر آج بھی اپنی عظمت رفتہ کے محال کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیے! کہ ہماری آئندہ نسلوں کو یہ حق ہو گا کہ ہماری بے حسّیوں، نااہلیوں، خود غرضیوں، اور مفاد پرستیوں کا سہرا عام ماتم کریں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

درج بالا اہم ترین و مقدس مقاصد کے حصول کے لیے اس رسالہ کا غور سے مطالعہ فرما کر اس کے رہنما اصولوں پر عمل پیرا ہوں، نیز اجتماعی و انفرادی طور پر اس رسالے کی اشاعت میں بھرپور حصہ لے کر، اسے ہر سُنی تک پہنچائیں! اسے واجبی سی قیمت پر ادارے سے حاصل کر کے، یا خود چھپوا کر کثرت سے فری تقسیم کر کے، اپنے مذہب و جماعت کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ فقط والسلام

خیر اندیش:

ابو عبد اللہ وابو عبد الرحمن

(مفتی) محمد الشریعہ (القاری)

كَانَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ

رکن مرکزی سُنی سپریم کونسل، جماعت اہل سنت پاکستان
شیخ الجامعہ، جامعہ قادریہ عالمیہ، خانقاہ نیک آباد، گجرات، پاکستان



۱. الْإِهْدَاءُ وَالِالْتِمَاسُ 3
۲. فہرست مضامین 5
۳. حرفِ اول 7
۴. مقدمہ 11
- (اہل حق کے نام ”اہل سنت و جماعت“ کا پس منظر)
۵. باب اول 15
- (مذہب حق اہل سنت و جماعت ہی ہے)
۶. افتراق اُمت کا المیہ 17
۷. نبی غیب دان کی پیشینگوئی 17
۸. صدرِ اول میں اتحاد اُمت، خبر اختلاف پر صحابہ کا تعجب 19
۹. طالب حق کی خیرانی 19
۱۰. تلاش حق 20
۱۱. عرفان حق 20
۱۲. مذہب حق اہل سنت و جماعت ہے 21
۱۳. معیار حق (سوادِ اعظم کی پیروی) 23
۱۴. ملا علی القاری کا فرمان 24
۱۵. شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد 25

۱۶. اعلانِ حق (از ابن تیمیہ) 28

۱۷. باب دوم 33

(جماعتِ اہل سنت سے علیحدہ ہونے والے کا حکم؟)

۱۸. دوزخی 35

۱۹. شیطان کا شکار 35

۲۰. جماعتِ اہل سنت سے نکلنے والے کا شرعی حکم 37

۲۱. باب سوم 39

(اہل سنت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق)

۲۲. بد مذہبوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق سخت خطرناک ہے 41

۲۳. بد مذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں 44

۲۴. باب چہارم 47

(اہل سنت و جماعت کے باہمی سلوک)

۲۵. اہل سنت کا باہمی مضبوط اتحاد 49

۲۶. محبت و مودتِ باہمی 51

۲۷. اہل سنت کا اتحاد ایک ناگزیر ضرورت 53

۲۸. ضروری بے حد ضروری 54

۲۹. کتابیات 55

(ماخذ و مراجع)

بسم الله الرحمن الرحيم

حرف اول

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

رجب المرجب ۱۴۰۷ھ / مارچ 1987ء کو سالانہ عرس شریف
کے موقع پر خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان
کے خدام کی مساعی جمیلہ سے، خالص احیائے دین کی غرض سے ”جماعت
خدامِ اہل سنت“ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جماعت کے پروگرام میں منجملہ
دیگر امور کے خالص اسلامی لٹریچر کی باقاعدہ اشاعت بھی شامل تھی۔ اشاعتی
پروگرام کا آغاز کس مضمون سے کیا جائے؟ اس پر غور کر رہے تھے کہ
اچانک نگاہ انتخاب شیخ المشائخ، صدر الافاضل، حضرت سیدی قبلہ، مفتی،
سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ العزیز کے اس اہم اور قیمتی مقالے پر
پڑی۔ جو بلاشبہ متلاشیانِ حق کے لئے سرمۂ بصیرت و مینارِ ہدایت ہی نہیں،
اتحادِ اہل سنت کا عظیم داعی بھی ہے۔

اس مقالے کا مرکزی نکتہ مشہور حدیث نبوی :

”اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ.“

ہے۔ جس میں اُمت کے اندر اختلاف و انتشار کے ظہور کے وقت ”سواد

اعظم“ یعنی مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پانے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان نفاذ نظامِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلو تہی کرنے کا ایک بہانہ یہ بھی کرتی ہے کہ ملک میں مختلف فقہوں کے پیروکار آباد ہیں، تو ہم نفاذ شریعت کے سلسلے میں کس فقہ کو پیش نظر رکھیں؟ اس مقالے میں حکمران طبقے کی اس خود ساختہ مشکل کا بڑا آسان اور سادہ حل، مندرجہ بالا حدیثِ نبوی کی روشنی میں پیش کر دیا گیا ہے۔

الحمد للہ! پاکستان میں نوے فیصد غالب اکثریت ”احناف“ (فقہ حنفی کے پیروکاروں) کی ہے۔ اعداد و شمار کی روشنی میں سُنی حنفی ہی اس ملک کا سوا دا عظم (بڑا گروہ) ہیں۔ لہذا پاکستان میں سُنی عقائد کا تحفظ، اور فقہ حنفی کا نفاذ سوا دا عظم کا ایسا حق ہے جو دینی اور مذہبی بھی ہے، جمہوری، اخلاقی اور آئینی بھی۔ بین الاقوامی اصول بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس وقت تمام ذاتی اختلافات ختم کر کے، اس مقصد کے حصول کے لئے متحد ہو کر ہر قسم کی کوششیں بروئے کار لانی چاہئیں، اور ہر قیمت پر حدیثِ نبوی پہ عمل درآمد کرانا چاہئے۔ پاکستان اور پاکستانیوں کی بقاء و فلاح کا راز اسی میں ہے۔ بصورتِ دیگر حدیثِ نبوی میں وارننگ دی گئی ہے کہ

”مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ“

”جو سوا دا عظم سے علیحدہ ہو وہ تنہا جہنم رسید

ہوگا۔“

اَعَاذَنَا اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ!

بندہ نے تقریب و تسہیل کی غرض سے، مقالہ مذکورہ کو جدید تقاضوں اور جدید حالات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے درج ذیل کام کیے:

1. ترتیب نو
2. مضامین کی تبویب
3. عنوانات کا اضافہ
4. پیرابندی
5. بعض پیرا گراف کا اضافہ
6. مشکل الفاظ کی تسہیل
7. آیات و احادیث اور حوالہ جات کی تخریج
8. حسبِ ضرورت تعلیق
9. مُقَدِّمہ

جس سے مقالے کی افادیت میں انشاء اللہ تعالیٰ خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ آپ کا فرض ہے کہ اسے غور سے مطالعہ کریں! اس کے مضامین کو ذہن نشین کریں! دوسروں تک پہنچائیں! اور اپنی صفوں میں وہ اتحاد اور اپنے سینوں میں وہ ولولہ حق پیدا کریں! جس کی برکت سے حق سربلند ہو اور باطل سرنگوں۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دے

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ. وَصَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

خادمِ خدامِ اہل سنت :

احقر العباد

محمد اشرف القادری

عَفَا اللَّهُ تَعَالَى عَنْ ذَنْبِهِ الْخَفِيِّ وَالْجَلِيِّ

خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراٹیاں شریف) گجرات

یوم السبت

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ / ۲۱ جنوری ۱۹۹۵م

مقدمہ

اہل حق کے نام ”اہل سنت و جماعت“ کا پس منظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ!

بعثت محمدی علی صاحبہا الصلوة والسلام سے قبل دنیا میں بگڑے

ہوئے یہود و نصاریٰ، مشرکین و ملحدین کے مختلف گروہ، اور منکرین خدا کے

طوائف چھائے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے

حکم سے اہل دنیا کی ہدایت کا بیڑا اٹھایا، اور کچھ ہی عرصے میں دین حق کو ادیان

عالم پر غلبہ سے ہمکنار کر دیا۔ ان منکرین کے مقابلے میں اہل حق کو

”مسلم، مؤمن، اہل اسلام، اہل ایمان، ملت

اسلامیہ، ملت محمدیہ، ملت ابراہیمی، ملت حنیفیہ، اور امت

محمدیہ وغیرہ“

ایسے خوش معنی اور حسین و جمیل اسماء والقاب سے ممتاز کیا گیا۔ اس پر قرآن

و سنت صحیحہ کے ارشادات شاہد ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، اور حضور کی راہنمائی میں صحابہ کی

جماعت نے شجر اسلام کی خوب خوب آبیاری کی۔ جس کی برکت سے

چمنستان اسلام میں بڑی چہل پہل اور خوب بہار آئی۔ حکمت خداوندی، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آخر امت سے ظاہر اجداد ہونا ہی تھا۔ تکمیل اسلام کے بعد، آپ نے قیامت تک آنے والی امت کو اپنی ”سنت“ اور ”جماعت صحابہ“ کے طریقے پر مضبوطی سے قائم رہ کر، حمایت دین کی تلقین و وصیت کی، اور خود پردہ فرما گئے۔

صحابہ کرام کے دور اخیر میں ”قدریہ“ اور ”جبریہ“ فرقے پیدا ہوئے۔ سنت نبوی و جماعت صحابہ کے طریقے کے خلاف پہلے فرقے نے تقدیر الہی کا کھلم کھلا انکار کر دیا، جبکہ دوسرے فرقے نے انسان کو صرف بستہ تقدیر، یعنی بے جان پتھر کی طرح بے بس اور مجبور محض ٹھہرایا۔ ایسے ہی خوارج و روافض و غیر ہم اہل بدعت کے مزید فرقے پیدا ہوئے۔ یہ سب گمراہ و بد مذہب تھے۔ مگر طرفہ یہ کہ خود کو مسلمان و مومن ہی کہتے تھے۔

ان کے برعکس ”سواد اعظم“ اہل حق، وصیت نبوی کے عین مطابق ”سنت نبوی“ و ”جماعت صحابہ“ کے طریقے پر سختی سے کاربند تھے، تو ان کی شناخت و تعارف کے لئے اب ”مسلم“ یا ”مومن“ وغیرہ کا لفظ تنہا کافی نہ رہا، کیونکہ بعینہ یہی نام اپنے لئے ہر بد مذہب و گمراہ بھی استعمال کرتا تھا۔ لہذا دور صحابہ کرام میں اہل بدعت و گمراہ فرقوں کے مقابلے میں اہل حق کو

”اہل سنت و جماعت“

کے با معنی و خوبصورت لقب سے ممتاز کر دیا گیا۔

چنانچہ حدیث نبوی میں ارشاد فرمایا گیا:

”تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً. قَالُوا مَنْ هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.“ (۱)

”میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی، تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ نجات پانے والا گروہ کونسا ہوگا؟ ارشاد فرمایا جو میری سنت، اور میرے صحابہ کی جماعت کا پیروکار ہوگا (یعنی اہل سنت و جماعت)۔“

دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور! نجات پانے والا گروہ کونسا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا:

”أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.“ (۲)

”وہ اہل سنت و جماعت ہونگے۔“

(۱) ”الجامع السنن“: الترمذی ”ابواب الایمان، باب افتراق هذه الامة“ (۹۳/۲)،

طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

(۲) ”احیاء علوم الدین“: الغزالی ”کتاب ذم الدنیا، باب حقيقة الدنیا فی نفسها

واشغالها“ (۲۲۵/۳)، طبع دار احیاء الکتب العربیة، القاہرہ۔

اس حدیث کی روایات پر گفتگو کرتے ہوئے امام زین الدین العراقی نے فرمایا:

”أَسَانِيدُهَا جَيَادٌ“ (۱)

”ان کی سندیں جید و عمدہ ہیں۔“

چنانچہ تب سے اب تک ”اہل سنت و جماعت“ کا لفظ اہل حق، سچے اور اصلی مسلمانوں کا امتیازی نام، ان کا حسین و جمیل شناختی نشان، اور ان کی سچی پہچان چلا آرہا ہے۔

الحمد للہ! دوپہر کے سورج سے بڑھ کر روشن ہو گیا کہ اہل سنت و جماعت کہلانا کوئی ”مسلم“ یا ”مومن“ نام کی مخالفت، یا معاذ اللہ مقابلہ ہر گز نہیں۔ بلکہ جب سنت نبوی و جماعت صحابہ کے طریقے سے برگشتہ اہل بدعت و گمراہ فرقوں نے بھی خود کو مسلم کہلانے پر اصرار کر کے سادہ لوحوں کو فریب دیا، تو اصلی اور سچے مسلمانوں کو ان مکاروں گمراہوں سے صرف ممتاز کرنے کی غرض سے، ہدایت نبوی کے عین مطابق اسم با مسمیٰ لقب ”اہل سنت و جماعت“ سے مشہور کیا گیا۔ تاکہ عوام الناس بد مذہبوں کے دھوکے سے محفوظ رہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

(۱) ”المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الآثار“:

زین الدین العراقی، المطبوع مع ”احیاء علوم الدین“ للغزالی ”المقام المذكور“ (۲۲۵۳)، طبع دار احیاء الکتب العربیة، عیسی البابی الحلبی وشرکائه، القاهرة.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مذہب حق اہل سنت و جماعت ہی ہے!!!

باب اول کے مندرجات

- ☆ افتراق اُمت کا المیہ
- ☆ نبی غیب دان کی پیشگوئی
- ☆ صدر اول میں اتحاد اُمت، خبر اختلاف پر صحابہ کا تعجب
- ☆ طالب حق کی حیرانی
- ☆ تلاش حق
- ☆ عرفان حق
- ☆ مذہب حق اہل سنت و جماعت ہے
- ☆ معیار حق (سواد اعظم کی پیروی)
- ☆ ملا علی القاری کا فرمان
- ☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد
- ☆ اعلان حق (ابن تیمیہ)

افتراق امت کا المیہ

اسلام کا دعویٰ کرنے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں۔ ہر ایک اپنے فرقہ کو حق پر بتاتا، اور دوسروں پر ملامت کرتا ہے۔ ان میں جنگ و جدال، محث و نزاع، عناد و عداوت، بغض و حسد کے شرارے ہمیشہ ہمیشہ شعلہ انگیز رہتے ہیں۔ ان کے تعصب و نفسانیت سے خرمن امن پر بجلیاں گرتی رہتی ہیں۔ آئے دن فتنہ و فساد انہیں کی بدولت ہوتا ہے۔ قتل و خونریزی تک نوبت آجاتی ہے۔ اسلام کو ان سے نہایت سخت نقصان پہنچتا ہے۔

نبی غیب دان کی پیشین گوئی

حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان تمام حالات کا علم تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اَجَلْهُ اُمَّتِهِ حَدِيثٌ، امام احمد و ترمذی وابن ماجہ و ابو داؤد و غیر ہم نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے، جس میں حُضُورِ اَقْدَس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا.“ (۱)

(۱) ”المسند“: الامام احمد ”حدیث العرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ (۱۲۶/۳)، طبع المکتب الاسلامی للطباعة والنشر، بیروت۔
و ”السنن“: الترمذی ”ابواب العلم، باب الاخذ بالسنة والاجتناب عن البدعة“ (۹۶/۲)، طبع جدید ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی۔
و ”السنن“: ابن ماجہ ”باب اتباع سنة الخلفاء الرشدين“ (۵/۱)، طبع ادارة احیاء السنة النبویة، سرگودھا۔
(بقیہ اگلے صفحہ پر)

”جو تم میں سے زندہ رہے گا، وہ عنقریب بہت
اختلاف دیکھے گا۔“

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک
حدیث روایت کی۔ جس میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ الفاظ مروی
ہیں :

”تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً. كُلُّهُمْ فِي
النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً.“ (۱)

”میری اُمت تہتر فرقوں پر متفرق ہوگی۔ ان
میں ہر ایک کے سب ناری ہیں۔“

ان احادیث سے، اور ان کے علاوہ کثیر احادیث سے اسلام میں
فرقے پیدا ہونے کی خبریں ملتی ہیں، اور ان کی فتنہ انگیزیوں اور خونریزیوں
کی تفصیلیں بھی۔ مُجبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خبر کس طرح ممکن
ہے کہ درست نہ ہو؟ واقعات برابر ان خبروں کی تصدیق کرتے چلے جا
رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

و ”السنن“: ابو داود ”کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ“ (۲/۶۳۵)، طبع
اصح المطابع، کراچی۔

(حاشیہ صفحہ ۱۸)

(۱) ”السنن“: الترمذی ”ابواب الایمان، باب افتراق هذه الامۃ“ (۲/۹۳)، طبع
جدید ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

صدرِ اول میں اتحادِ امت، خبرِ اختلاف پر صحابہ کا تعجب

اسلام کے عہدِ اول میں، جہاں اس کے تمام حلقہٴ جوش ایک
صدائے حق پر لبیک کہنے، اور سر تسلیم خم کرنے ہی پر اکتفا نہیں کر رہے
تھے، بلکہ وہ ہادیِ اسلام کے اشاروں پر جانیں قربان، اور سر بہ تمنّا اُکرتے
چلے جا رہے تھے، اس دن مسلمان تعداد میں خواہ کتنے ہی ہوں، مگر یک دل
تھے، یک زبان تھے، ہر دماغ ایک ہی خیال سے پر تھا، ہر دل میں ایک ہی ولولہ
اور ایک ہی جوش تھا، سب کا ایک ہی نصب العین تھا، اور ایک ہی مقصد کے
گرد وہ دورہ کر رہے تھے۔ عین اس اتم اتحاد کی حالت میں حضور انور علیہ
الصّلوٰۃ والتّسلیمات نے ان اختلافات کی خبریں دیں، جن کا اس وقت تصور بھی
نہ ہو سکتا تھا۔ بلکہ بعض صحابہ کو تعجب بھی ہوا۔

طالبِ حق کی خیرانی

اور اب وہ دن آگیا کہ دعویدارِ انِ اسلام میں بکثرت فرقے پیدا ہو
گئے۔ اور انہوں نے جو طوفان برپا کر رکھے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ایسے
وقت میں مسلمان کیا کریں؟ اس شور و غوغا میں ایک طالبِ حق کس طرف
جائے؟ اور کس کی صدا پر لبیک کہے؟ ان کثیر منازعتوں، اختلافات، اور
مخالفتوں کے ہجوم میں اُمرِ حق کو کس علامت سے ممتاز کیا جائے؟ عقل کو
تو ضرور ایسے مواقع پر کچھ سراسیمگی اور خیرانی ہوتی ہے۔

تلاش حق

ایسی حالت میں سرِ دارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خبریں، اور آئندہ واقعات کی پہلے سے اطلاعیں دینا، طالبِ حق کو راہنمائی کرتا ہے کہ وہ اس ابتلاء و فتنہ کے وقت کا دستور العمل، اسی مُجرب صادق، اور اسی واقف و قانع و حوادث کے کلام مبارک سے دریافت کرے، جس کی نگاہ اقدس کے سامنے یہ تمام نقشے اسلام کے عہدِ اول میں بھی روشن تھے، اور جس نے ان کی تفصیلی خبریں دی ہیں۔ یقیناً آج کی سراسیمگی اور حیرانگی کا علاج، اسی دربار اور اسی سرکار سے میسر آسکتا ہے۔ اور وہیں سے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ فرقوں کی ایسی کشاکش میں، جماعتِ حقّہ کو کس علامت سے شناخت کیا جائے؟ کیونکہ اس باخبر ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس اختلاف و افتراق کا علم تھا، اور آپ نے امت کو اس سے آگاہ بھی فرمایا، تو ضرور ہے کہ جماعتِ حقّہ کی ایسی کھلی اور ظاہر علامات بھی ارشاد فرمادی ہوں، جس سے ہر علم و عقل کا شخص، ہر طالبِ حق اس کو بے تردد پہچان سکے، اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔

عرفان حق

جب ہم احادیثِ کریمہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ مقدّس ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں شبِ تاری میں آوارہ پھرنے کے لئے پیکسی کے سپرد نہیں کیا۔ بلکہ پر نور مشعل کی زبردست روشنی میں ہماری

دستگیری فرمائی، اور فصیح و صریح عبارات سے بتادیا کہ حق پر کون ہے؟ چنانچہ اوپر ذکر کی ہوئی پہلی حدیث میں بیان اختلاف کے بعد ایک لطیف انداز میں ارشاد فرمایا:

”فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ! تَمَسَّكُوا بِهَا! وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ! وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ! فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ، وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.“ (۱)

”جب اُمت میں اختلاف رونما ہو تو تم میری سنت، اور خلفائے راشدین مہدیین کے طریقے کو لازم جانو! اس کے ساتھ تمسک کرو! اور اس پر مضبوط گرفت رکھو! اور اپنے آپ کو نئے (برے) امور سے بچاؤ! کیونکہ ہر جدید (برا) طریقہ بدعت ہے، اور ہر بدعت سیئہ گمراہی۔“

مذہب حق اہل سنت و جماعت ہے

اس حدیث میں یہ صاف ارشاد ہے کہ تم میری سنت، اور خلفاء راشدین کے طریقے پر کاربند رہو! تو وہی طریق حق ہوا۔ اور حضور کی سنت

(۱) ”السنن“: ابو داود ”کتاب السنۃ، باب لزوم السنۃ“ (۲/۶۳۵)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و ”السنن“: ابن ماجہ ”باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدين“ (۱/۵)، طبع ادارة احیاء السنۃ النبویۃ، سرگودھا۔

کے پیروکار اہل سنت ہوئے۔ کس خوبی کے ساتھ واضح فرمادیا کہ

”حق مذہب اہل سنت“

ہے۔ باقی فرقوں کی نسبت ارشاد ہوا کہ نئے پیدا ہونے والے فرقے بدعتی اور گمراہ ہیں۔ اب طالب حق کو تردد باقی نہیں رہتا۔ وہ ہر فرقہ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے۔ اور اہل سنت کی نسبت بشارت پا کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور حسب ہدایت مذہب اہل سنت کو لازم سمجھ لیتا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں بھی تہتر فرقوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا:

”مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.“ (۱)

”فرقہ حق وہ ہے جو میری سنت اور میرے اصحاب

کی جماعت کے طریق پر ہو۔“

اس حدیث نے یہ بھی صاف ظاہر کر دیا ہے کہ طَائِفَةُ حَقِّ اٰہِلِ سُنَّتِ

و جماعت ہے۔

اسی حدیث کو امام احمد و ابو داؤد نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کیا ہے، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

”وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.“ (۲)

(۱) ”السنن“: الترمذی ”ابواب الایمان، باب أفترق هذه الامة“ (۹۳/۲)، طبع

ایچ۔ ایم سفید کمپنی، کراچی۔

(۲) ”المسند“: امام احمد ”حدیث معاویہ بن ابی سفیان (بقیہ اگلے صفحہ پر)

”اور ایک گروہ جنتی ہے، اور وہ جماعت ہے۔“

اب تو برحق گروہ کا پورا نام ”اہل سنت و جماعت“ حدیث نے بتادیا۔

معیار حق (سوادِ اعظم کی پیروی)

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ، شَذَّ

فِي النَّارِ.“ (۱)

”تم سوادِ اعظم، یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو!

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہما“ (۱۰۲/۴)، طبع المکتب الاسلامی للطباعة والنشر، بیروت۔

و ”السنن“: ابو داؤد ”کتاب السنۃ، باب شرح السنۃ“ (۲۳۱/۲)، طبع اصح

المطابع، کراچی، واللفظ لابی داؤد۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

(۱) ”مشکوۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”کتاب الایمان، باب الاعتصام

بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی“ (۳۰/۱)، طبع مجتبائی، دہلی۔ ☆ صاحب

مشکوۃ نے اس سے پہلی حدیث کو ”عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما“ کے الفاظ سے شروع کیا،

آخر میں کہا: ”رواہ الترمذی“۔ اس کے بعد حدیث زیر نظر کو ”وعنه“ سے شروع کیا، جبکہ اس کے

آخر میں ”رواہ ابن ماجہ من حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ لکھا ہوا ہے۔ جس سے حضرت

مولف کا خیال اس طرف گیا ہے کہ یہ حدیث بھی دراصل امام ترمذی کی روایت ہی سے ہوگی، حالانکہ

بقید الفاظ اس حدیث کا وجود پوری سنن ترمذی میں کیسے نہیں پایا جاتا۔ دراصل بات یہ ہے کہ صاحب

مشکوۃ نے حدیث زیر بحث کو بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا اور اس کے آخر میں ”رواہ“ لکھ

کر آگے بیاض چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ بعد میں علامہ میرک شاہ نے یہ عبارت لاحق کی: ”ابن ماجہ من

حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ دیکھو! ”مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ

المصابیح“: للعلامة القاری المقام المذكور (۲۵۰/۱)، طبع (باقی صفحہ آئندہ پر)

جو اس سے جدا ہوا، اسے تنہا جہنم رسید کیا جائے گا۔“

اس حدیث میں بھی صاف ارشاد ہے کہ وہ جماعت جس پر اکثر اہل اسلام ہیں، حق پر ہے۔ اس پر اللہ کا دست رحمت و کرم ہے۔ اور جو ان ”اہلسنت و جماعت“ سے جدا ہوا، جہنمی ہے۔

ملا علی القاری کا فرمان

”مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف“ میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

”السَّوَادُ الْأَعْظَمُ يُعْبَرُ بِهِ عَنِ الْجَمَاعَةِ الْكَثِيرَةِ.

وَالْمُرَادُ مَا عَلَيْهِ أَكْثَرُ الْمُسْلِمِينَ.“ (۱)

”سواد اعظم جماعت کثیرہ سے عبارت ہے۔ اس

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان۔ اور ”سنن ابن ماجہ“ میں یہ حدیث بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہے، دیکھئے! ”ابواب الفتن، باب السواد الاعظم“ (۲/۲۹۱، ۲۹۲)، طبع ادارۃ احیاء السنۃ النبویۃ، سرگودھا۔ لیکن اس کے الفاظ بجائے ”اتبع السواد الاعظم“ کے ”علیکم بالسواد الاعظم“ ہیں۔ ہندہ نے مزید تلاش کیا تو حدیث زیر گفتگو اپنے اصل الفاظ کے ساتھ بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما درج ذیل دو مقامات پر مل گئی۔ فلولہ الحمد۔ 1. ”نوادیر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول“ للحکیم الترمذی ”الاصول الثامن والثمانون فی ان اجماع الامۃ حجة“ (ص: ۱۲۸)، طبع دارصادر، بیروت۔ 2. ”الصحيح المستدرک علی الصحیحین“ للحاکم ”کتاب العلم، باب لا یجمع اللہ هذه الامۃ علی الضلالة ابداء، وباب من شذ شذ فی النار“ بثلاثة اسانید (۱/۱۱۵، ۱۱۶)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت۔ ۱۲ محمد اشرف القادری عفا عنہ ربہ القوی الحفی۔ (حاشیہ صفحہ گزشتہ ختم ہوا)

(۱) ”مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح“: القاری ”کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی“ (۱/۲۴۹)، طبع المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان۔

سے مراد وہ ہے جس پر اکثر اہل اسلام ہیں۔“

اب تو کسی نادان کو بھی تردد نہیں رہ سکتا۔ ہر عاقل و جاہل کو معلوم ہو گیا کہ مذہب حق وہ ہے، جس پر مسلمانوں کی بڑی جماعت ہے۔ اور وہ محمد اللہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت ہیں۔ جو ان سے منحرف ہیں، حضور نے ان کو جہنمی فرمایا ہے۔ یہ تمام صحاح ستہ، اور کتب معتبرہ اور معتمدہ کی احادیث ہیں۔ اس مضمون کی بجز ت حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

یہ تو ثابت ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ حقہ جماعت عامہ اور جمہور اہل اسلام ہیں، جس کو ”اہل سنت و جماعت“ کہتے ہیں، اور جن کو حدیث شریف میں کہیں ”سواد اعظم“، اور کہیں ”جماعت عامہ“ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ“ میں فرماتے ہیں:

”سَوَادُ اعْظَمِ دَرْدِیْنِ اِسْلَامٍ“ ”مذہب اہل سنت

و جماعت“ ہست۔ عَرَفَ ذَلِكَ مَنْ اَنْصَفَ بِالْاِنْصَافِ،

وَتَجَنَّبَ عَنِ التَّعَصُّبِ وَالْاِغْتِسَافِ.“ (۱)

”دین اسلام میں سواد اعظم ”اہل سنت و جماعت“

(۱) ”اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ“: الشیخ عبدالحق الدہلوی ”کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی“ (۱/۷۶)، طبع قدیم ۱۲۸۴ھ، مصطفائی، کلکتہ۔

ہیں۔ منصف اور تعصب سے اجتناب کرنے والا اسے جانتا ہے۔“

نیز حضرت شیخ محقق اسی شرح میں فرماتے ہیں :

”وَمُحَدِّثِينَ اصْحَابِ كُتُبِ سُنَّةٍ وَغَيْرِهَا اَزْ كُتُبِ مَشْهُورَةٍ مُعْتَمَدَةٍ، كَمَا بَنَاءُ وَمَدَارِ احْكَامِ اِسْلَامٍ بِزَانِهَا اُفْتَادَهُ، وَارْمَةِ فُقَهَائِهِ اَرْبَابِ مَذَاهِبِ اَرْبَعَةٍ، وَغَيْرُهُمْ اَزْ اَنْهَا كَمَا دَرَطَبَةُ اِيشَانِ يُوَدُّهُ اَنْدُ، هَمَّةٌ بَرِّئِينَ مَذْهَبِ يُوَدُّهُ اَنْدُ۔ وَاشَاعِرُهُ وَمَا تَرِيدِيَّةٍ كَمَا اَرْمَةِ اُصُولِ كَلَامُنْدُ، تَابِئِدِ مَذْهَبِ سَلَفِ نُمُودَهُ، وَبَدَلِ لَائِلِ عَقْلِيَّةِ اَلِّ رَا اِثْبَاتِ كَرْدَهُ، وَآخِجَةِ سُنَّتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمِ وَاجْتِمَاعِ سَلَفِ بَزْ اَلِّ رَفْتِ يُوَدُّ، مُوَكَّدِ سَاخْتِ اَنْدُ۔ وَلِهَذَا اَنَا اَمِ اِيشَانِ ”اَهْلِ سُنَّتِ وَجَمَاعَتِ اُفْتَادَهُ۔“ (۱)

”اور صحاح ستہ و دیگر حدیث کی مشہور و معتمد کتب، کہ جن پر اسلامی احکام کا دار و مدار اور بنیاد ہے، کے تصنیف کرنے والے محدثین، مذاہب اربعہ کے ائمہ فقہاء و غیر ہم جو ان کے ہم عصر تھے، تمام اسی مذہب پر ہوئے ہیں۔ اشاعرہ اور ماتریدیہ جو اصول کلام (علم عقائد) کے امام ہیں۔ انہوں

(۱) ”اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ“: الشیخ عبدالحق الدہلوی ”کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی“ (۷۶/۱)، طبع قدیم ۱۲۸۳ھ، مصطفائی، کلکتہ۔

نے بھی مذہب سلف کی تائید کی، اور دلائل عقلیہ سے اسے ثابت کیا، اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اجماع امت کو مستحکم کیا۔ اسی لئے ان کا نام ”اہل سنت و جماعت“ واقع ہوا ہے۔“

اور حضرت شیخ فرماتے ہیں :

”وَمَشَارِخِ صُوفِيَّةٍ اَزْ مُتَقَدِّمِينَ وَ مُحَقِّقِينَ اِيشَانِ، كَمَا اُسْتَادِ اِنْ طَرِيقَتِ، وَزُهَادِ، وَعِبَادِ، وَمُرْتَضِ، وَمُتَوَرِّعِ، وَمُتَّقِ، وَمُتَوَجِّهِ بَحَابِ حَقِّ، وَمُتَبَرِّئِ اَزْ حَوْلِ وَقُوَّتِ نَفْسِ يُوَدُّهُ اَنْدُ، هَمَّةٌ بَرِّئِينَ مَذْهَبِ يُوَدُّهُ اَنْدُ۔ چنانکہ از کتب معتدہ ایشان معلوم گردد۔ ووز ”تعرف“ کہ معتدترین کتابہائے این قوم است، عقاید صوفیہ کہ اجماع دارند بزال، آورده کہ ہمہ عقاید ”اہل سنت و جماعت“ است، بے زیادت و نقصان۔“ (۱)

”اور مشارخ صوفیہ، اولیائے کرام میں سے متقدمین محققین، جو کہ طریقت کے استاد، اور زاهد و عابد، دینی مشقت برداشت کرنے والے، اور صاحب وزر، پرہیزگار، اور صرف بارگاہ خداوندی میں متوجہ رہنے والے،

(۱) ”اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ“: الشیخ عبدالحق الدہلوی ”کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی“ (۷۶/۱)، طبع قدیم ۱۲۸۳ھ، مصطفائی، کلکتہ۔

اور اپنے نفسانی حول و قوت سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے تھے، سب کے سب اسی مذہب ”اہل سنت و جماعت“ پر ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ اور ائمہ صوفیہ کی معتمد ترین کتب میں سے ”تعرف“ میں ہے کہ عقائد صوفیہ و عقائد ”اولیائے کرام“ کہ جن پر ان مقدسین کا اجماع و اتفاق ہے، وہ بلا کم و کاست یہی ”اہل سنت و جماعت“ کے عقائد ہیں۔“

اعلان حق (از شیخ ابن تیمیہ)

مدوح وہابیہ شیخ ابن تیمیہ حقانیت اہل سنت و جماعت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”كُلُّ مَا يَقُولُونَهُ وَيَفْعَلُونَهُ فَإِنَّمَا هُمْ فِيهِ مُتَّبِعُونَ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَطَرِيقَتُهُمْ هِيَ دِينُ الْإِسْلَامِ، الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.“

”لَكِنْ لَمَّا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّتَهُ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.“ وَفِي حَدِيثٍ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ”هُمْ مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي.“ صَارَ الْمُتَمَسِّكُونَ بِالْإِسْلَامِ الْمُخْضِ الْخَالِصِ عَنِ الشُّوبِ

هُمْ أَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

وَفِيهِمُ الصِّدِّيقُونَ، وَالشُّهَدَاءُ، وَالصَّالِحُونَ.
وَمِنْهُمْ أَعْلَامُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الدُّجَى أُولُوا
الْمَنَاقِبِ الْمَأْثُورَةِ، وَالْفَضَائِلِ الْمَذْكُورَةِ، وَفِيهِمُ
الْأَبْدَالُ، وَفِيهِمُ أَيْمَةُ الدِّينِ الَّذِينَ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ
عَلَى هِدَايَتِهِمْ.

وَهُمُ الطَّائِفَةُ الْمَنْصُورَةُ الَّذِينَ قَالَ فِيهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورَةٌ لَا يُضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ وَلَا مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. نَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يُزِغَ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا.“ (۱)

”وہ (اہل سنت) اپنی گفتگو کردار میں قرآن و سنت کی ہی اتباع کرتے ہیں۔ اور ان کا طریقہ وہی دین اسلام ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔“

(۱) ”العقيدة الواسطية“: الشيخ ابن تيمية الحارثي مع شرحها للشيخ محمد

خليل هراس (ص: ۱۲۶، ۱۲۷)، طبع دار نشر الكتب الاسلامية لاهور۔

☆ شيخ محقق دهلوی کی دو آخری عبارتیں، اور ابن تیمیہ کی عبارت بندہ

نے اضافہ کی ہے۔ ۱۲ محمد اشرف القادری

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی خبر دی تھی کہ ”حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ اور وہ (دوزخ سے نجات پانے والا گروہ) جماعت (اہل سنت) ہے۔“ اور آپ کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ”وہ گروہ ناجی وہی ہے جو میری سنت اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا۔“ تو اس بنا پر بھی، آمیزش سے پاک اور خالص اسلام پر کاربند صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔

اور اہل سنت ہی میں صدیقین، شہداء، اور صالحین ہوئے۔

اور انہی میں سے خدا کے وہ محبوب و مقرب بندے ہوئے جو راہ گم کردہ لوگوں کے لیے ہدایت کے نشان راہ، اور گمراہی کی تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، جن کے مناقب منقول، اور ان کے فضائل کے چرچے ہیں۔ اور انہی میں ابدال ہیں، اور انہی میں دین کے وہ امام ہیں جن کی راہنمائی و پیشوائی پر تمام مسلمان متفق ہو چکے ہیں۔

اور اہل سنت ہی وہ طائفہ منصورہ ”یعنی الہی مدد یافتہ

گروہ ہیں جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”میری امت کا ایک گروہ تاقیامت حق پر ڈٹا رہے گا، نصرت و مدد الہی ان کی دستگیری فرماتی رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والے یا انکی مدد سے ہاتھ اٹھالینے والے ان (کے دین) کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔“ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اہل سنت میں ہی رکھے اور ہمیں ان کی راہ کی ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو اس طرف سے ٹیڑھانہ کرے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیابانِ شہر

جماعت اہل سنت سے علیحدہ ہونے والے کا حکم ۹

علماء، طلبہ، حدیث کے اساتذہ و متعلمین، محققین، مبلغین، علم دوست حضرات اور
عشاقِ نبوی کے لئے خصوصی تحفہ

ایک محدثانہ تحقیق

ایک تحریری مناظرہ

حدیث شربِ یولِ نبوی

شیخ التفسیر والحديث

علامہ مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ العالی

===== ناشر =====

اہل سنت اکیڈمی، خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد، گجرات، پاکستان

دُوزخی

ترمذی میں ایک حدیث شریف ہے جس میں ارشاد فرمایا:

”يُذُّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ. وَمَنْ شَذَّ، شَذَّ إِلَى

النَّارِ.“ (۱)

”اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے۔ جو اس

سے علیحدہ ہوا وہ جہنمی ہے۔“

شیطان کا شکار

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ، كَذَنْبِ الْغَنَمِ. يَأْخُذُ

الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ، وَالنَّاحِيَةَ. وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ

بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ.“ (۲)

”شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑیے

کے۔ کہ گلہ سے بھاگنے والی، اور دور چلی جانے والی، اور ایک

جانب رہ جانے والی کو پکڑتا ہے۔ تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے

(۱) ”الجامع السنن“: الترمذی ”ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعة“ (۳۹/۲)،

طبع جدید ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

(۲) ”المسند“ الامام احمد ”حدیث معاذ بن جبل (۲۲۳، ۲۲۳/۵)، طبع المکتب

الاسلامی، دارصادر، بیروت۔

باب دوم کے مندرجات

☆ دوزخی

☆ شیطان کا شکار

☆ جماعتِ اہل سنت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

بچاؤ! اور جماعت و جمہور کو لازم کر لو!“

اس حدیث شریف میں نہایت بلاغت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ شیطان کی دست برد، اور اس کے حملہ کا شکار، وہ لوگ ہیں جو جماعت و جمہور سے منحرف ہوں، اور عام شاہراہ چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں اختیار کریں۔

اب تو حق و باطل میں کافی تفرقہ ہو گیا۔ ہر عامی شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ ”کثیرۃ“ اور ”جُمُہُور“ کا کیا مطلب ہے؟ اور کون کون سا فرقہ اس سے منحرف ہے؟ جو اس سے منحرف ہو اس کو شیطان کا شکار سمجھے۔ اب اس تردد کا موقع بالکل باقی نہیں رہا، کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر بتاتا ہے۔ وہ بتایا کرے، لیکن جب جمہور اس کے ساتھ نہیں، وہ جمہور کی مخالفت کر کے پیدا ہوا، تو ضرور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حسب ارشاد، وہ باطل پر ہے۔

یہ کچھ محتاج دلیل و برہان نہیں کہ جماعت عامہ اور جمہور کس طرف ہیں؟ دعویٰ داران اسلام شیعہ، غیر مقلدین، (جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں) دیوبندی، وہابی اور قادیانی (و مودودی) وغیرہم کے تمام فرقوں کا مجموعہ بھی اہل سنت و جماعت کثرہم اللہ تعالیٰ سے بدرجہا کم ہے۔ تو یقیناً وہ سب باطل پر ہیں اور ”اہل سنت و جماعت“ برسر حق اور ناجی۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

جماعت اہل سنت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

امام احمد و ابو داؤد نے بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت فرمائی، جس کے الفاظ یہ ہیں:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ

فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ.“ (۱)

”جس شخص نے جماعت سے ایک بالشت بھر جدائی

کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔“

جب یہ متحقق و ثابت ہو گیا کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصریحات، مذہب ”اہل سنت و جماعت“ کو ”فرقہ ناجیہ“ قرار دیتی ہیں، تو اب ان لوگوں کا حکم بھی معلوم کرنا چاہئے جو اہل سنت سے منحرف ہوں۔ اس حدیث میں یہی حکم بیان کیا گیا ہے، اور صاف بتا دیا گیا ہے کہ جو اس ناجی گروہ اہل سنت سے جدا ہوا، اس نے اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالا۔ تو وہ شخص اور وہ گروہ جو مذہب اہل سنت سے متجاوز ہو، اسلام کا باغی، اور دین کا مجرم، اور سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے

(۱) ”المسند“: الامام احمد ”حدیث زید بن ثابت، بثلاثة اسانید“ (۱۸۰/۵)،

طبع المکتب الاسلامی، دارصادر، بیروت۔

و ”السنن“: ابی داؤد ”کتاب السنۃ، باب فی قتل الخوارج“ (۲/۲۵۵)، طبع

اصح المطابع، کراچی۔

مطابق اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالنے والا ہے۔

ایک بڑی رستی میں بہت سے حلقے بنا کر، ہر ایک حلقہ ایک بحری کے گلے میں ڈال دیتے ہیں، جس سے وہ تمام بحریاں مجتمع رہتی ہیں۔ اس حلقہ کو عربی زبان میں ”رَبْقَةُ“ کہتے ہیں۔ اب گلے سے رِبْقَةُ نکالنے کا مطلب صاف سمجھ میں آگیا۔ کہ وہ حلقہ جس کے گلے میں ڈالنے سے اسلام کا شیرازہ واجتماع استوار ہے، اس کو نکال ڈالنے والا اپنے آپ کو اس اجتماع سے جدا کرتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



اہلسنت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق

باب سوم کے مندرجات

- ☆ بد مذہبوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق سخت خطرناک ہے
- ☆ بد مذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں

بد مذہبوں کے ساتھ اتحاد
و اتفاق سخت خطرناک ہے

یہ بات انتہائی قابل لحاظ ہے کہ طائفہ ناجیہ حقہ ”اہل سنت و جماعت“ کو دوسرے فرقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟ اور اس کی نسبت حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا ارشاد ہے؟

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ، كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُم مِّنَ
الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ. فَإِيَّاكُمْ
وَأَيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوكُمْ، وَلَا يُفْتِنُونَكُمْ.“ (۱)

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آخر زمانے میں
بہت سے جھوٹے فریبی ہوں گے، جو تمہارے پاس وہ باتیں
لائیں گے کہ تم نے سنیں نہ تمہارے آباء نے۔ تم اپنے
آپ کو ان سے بچاؤ! اور ان سے دور رہو! کہیں وہ تمہیں
گمراہ نہ کر دیں، اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ باطل فرقوں کے ساتھ ربط ضبط،

(۱) ”الجامع الصحيح“: مسلم ”المقدمة“ (۱۰/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

میل جول، ارتباط و اتحاد ممنوع، اور باعثِ فتنہ ہے۔ ان سے بچنے اور علیحدہ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ. ثُمَّ أَنَّهَا تَخْلَفُ مِنْ بَعْدِهِ خُلُوفٌ، يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ. فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.“ (۱)

”حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ ہر ایک نبی جن کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ان کی امت میں مبعوث فرمایا، ان کی امت میں ان کے مخلصین اور ناصرین ہوتے تھے، اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت کے ساتھ تمسک اور ان کے حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے خلف پیدا ہوتے تھے، کہ جن

(۱) ”الجامع الصحيح“: مسلم ”كتاب الايمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان“ الخ (۵۲/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

کا قول و عمل مطابق نہیں ہوتا تھا۔ اور وہ، وہ کرتے تھے جس کا امر نہیں کئے جاتے تھے (جیسا کہ تمام باطل فرتے کرتے ہیں)۔ تو جوان پر اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو اپنے قلب سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے سوا ”رائی کے دانہ کے برابر“ بھی ایمان نہیں۔“

مراد یہ ہے کہ جو قومیں بگڑ جائیں، اور تعلیم انبیاء سے منحرف ہوں، اور ان کے خلاف راہ اختیار کریں، تو مومن کا فرض ہے کہ ان کے مفاسد کو ہاتھ سے روکے، زبان سے منع کرے، دل سے بُرا جانے۔ چہ جائیکہ میل جول، چہ جائیکہ ربط و ضبط، اتحاد و وِداد۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب حکیم میں ارشاد فرماتا ہے :

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

أَوْلِيَاءَ!“ (۱)

”اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔“

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے :

”وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ.“ (۲)

(۱) ”القرآن“ سورة الممتحنة (۱:۶۰)۔

(۲) ”القرآن“ سورة المائدة (۵:۵۱)۔

”اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے وہ انہیں

میں سے ہے۔“

بد مذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں

ترمذی و ابو داؤد میں بروایت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”لَا تَصَاحِبِ الْإِمُومِنًا وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا

تَقَىٰ“ (۱)

”ہم نشینی نہ کر! مگر مومن کا بل کے ساتھ، اور

تیرا کھانا نہ کھائے، مگر پرہیزگار۔“

احمد، ترمذی، ابو داؤد، و بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کیا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مِّنْ

يُخَالِلُ؟“ (۲)

(۱) ”الجامع السنن“: الترمذی ”ابواب الزهد، باب ما جاء في صحبة المومن“

(۲/۲۵)، طبع جدید ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

و ”السنن“: ابو داؤد ”کتاب الادب، باب من يومر ان يجالس“ (۲/۲۶۲)،

طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) ”المسند“: الامام احمد ”مسند ابی ہریرہ“ (۲/۳۰۳، ۳۳۲)، طبع المکتب

الاسلامی، دار صادر، بیروت۔

و ”الجامع السنن“: الترمذی ”ابواب الزهد، الباب الرابع (بقیہ صفحہ آئندہ)

”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تمہیں

دیکھنا چاہئے کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو؟“

یعنی اس کے دین و مذہب میں کوئی خلل و نقصان تو نہیں؟ معلوم

ہو کہ دوست بنانے کے لئے پہلے دیکھ لینا چاہئے کہ وہ شخص خدا کا مغضوب،

اور بد مذہب، و بد دین نہ ہو۔ اس کے ساتھ تو دوستی جائز نہیں۔ اور مومن

کامل الایمان کے ساتھ انس، و محبت، و ہمدردی، و غم خواری، اعانت و امداد

ضروری ہے۔ اور اسی سے مسلمانوں کو دوسروں کے مقابل قوت و شوکت

حاصل ہو سکتی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

بعد باب ما جاء في اخذ المال“ (۲/۲۳)، طبع جدید ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

و ”السنن“: ابو داؤد ”کتاب الادب، باب من يومر ان يجالس“ (۲/۲۶۲)،

طبع اصح المطابع، کراچی۔ وفيه لفظ ”الرجل“ مكان ”المرء“۔ ۱۲ محمد

اشرف القادری

و ”الجامع لشعب الایمان“: البیہقی ”باب..... (/)، طبع بیروت۔

مُردِ میلاد شریف پر، (سلسلہ بارہ وفات) مُکررین کے اعتراضات کا محققانہ اور مُشکت جواب
ہر میلاد منانے والے، محبِ نبوی کے مطالعہ کیلئے

۲۰ ربیع الاول میلاد النبی یا وفات النبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

شیخُ التفسیر والحديث

علامہ مفتی محمد اشرف قادری مدظلہ العالی

===== ناشر =====

اہل سنت اکیڈمی، خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد، گجرات، پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



اہل سنت و جماعت کے باہمی سلوک

باب چہارم کے مشتملات

- ☆ اہل سنت کا باہمی مضبوط اتحاد
- ☆ محبت و مودت باہمی
- ☆ اہل سنت کا اتحاد ایک ناگزیر ضرورت
- ☆ ضروری بے حد ضروری

جب یہ معلوم ہو چکا کہ طائفہ حقہ و ناجیہ ”اہل سنت و جماعت“ جو ”سواد اعظم“ ہے، اس کو باطل فرقوں کے ساتھ ربط و اتحاد کی اجازت نہیں، تو اب یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک رکھنا چاہئے؟

اہل سنت کا باہمی مضبوط اتحاد

بخاری و مسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ
وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عَضُوهُ تَدَاعَى لَهُ
سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى“ (۱)

”تم مؤمنین کو دیکھو گے کہ باہمی رحم اور محبت
و مہربانی میں ان کا حال ایک جسم کی طرح ہے، کہ جب اس
کا ایک عضو بیمار ہو تو تمام بدن بے خوانی اور بخار کے ساتھ
اس کا فریاد ہی ہو جاتا ہے۔“

یعنی کسی ایک حصہ کی تکلیف سے تمام بدن تکلیف محسوس کرتا

(۱) ”الجامع الصحيح“: البخاری ”کتاب الادب، باب الساعی علی المسکین

(۸۸۹/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و ”الجامع الصحيح“: مسلم ”کتاب البر، باب تراحم المؤمنین وتعاطفہم

وتعاضدہم“ (۳۲۱/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

ہے۔ اور ہر ایک عضو اس کی بے چینی سے بے چین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے مومنین کا حال ہونا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی تکلیف سے بے چین ہو جائیں، اور ان میں سے کوئی کسی کے صدمے اور نقصان کو برداشت نہ کر سکے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے دوسری حدیث مسلم شریف میں بایں الفاظ مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِنْ اشْتَكَى عَيْنَهُ

اشْتَكَى كُلَّهُ، وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى كُلَّهُ“ (۱)

”تمام مومن ایک مرد کی طرح ہیں، کہ اگر اس کی

آنکھ دکھے تو تمام بدن دکھ جائے، اور اگر سر دکھے تو تمام

بدن دکھ جائے۔“

بخاری و مسلم میں ایک اور حدیث حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۱) ”الجامع الصحيح“: مسلم ”كتاب البر، باب تراحم المومنين وتعاطفهم“

(۲/۳۲۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ“ (۱)

”ایک مومن کا دوسرے مومن کے ساتھ وہ

تعلق ہے، جیسے ایک عمارت کے اجزاء کا، کہ ان میں سے

ایک جزو دوسرے کو مدد پہنچاتا ہے، اور ہر ایک کو دوسرے

سے استحکام پہنچتا ہے۔ پھر حضور نے اپنے دست مبارک

کی انگشت ہائے مبارکہ کو دوسرے دست اقدس کی

انگشت ہائے مبارکہ میں داخل فرما کر مومنین کے باہمی

تعاون اور تعاضد کی تمثیل فرمائی۔“

محبت و مودت باہمی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور انور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ

لَاخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ“ (۲)

(۱) ”الجامع الصحيح“: البخاری ”كتاب الادب، باب تعاون المومنين بعضهم

بعضا (۲/۸۹۰)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و ”الجامع الصحيح“: مسلم ”كتاب البر، باب تراحم المومنين وتعاطفهم

(۲/۳۲۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) ”الجامع الصحيح“: مسلم ”كتاب الايمان، باب الدليل على ان من خصال

الايمان“ الخ (۱/۵۰)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

”اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا، جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

۔ آنچہ از بہر خویش نہ پسند
نیز از بہر دیگرے پسند

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا. وَخَيْرُ هُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.“ (۱)

”آدمی کے لئے اپنے بھائی (مسلمان) کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا (اور اس سے سلام، میل جول ترک کرنا) حلال نہیں، کہ دونوں ملیں تو ایک طرف ایک منہ پھیر لے،

(۱) ”الجامع الصحيح“: البخاری ”كتاب الادب، باب الهجرة“ (۸۹۷/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

و ”الجامع الصحيح“: مسلم ”كتاب البر، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام“ (۳۱۶/۲)، طبع اصح المطابع، کراچی۔ ولفظه ”لمسلم“ مكان ”الرجل“

۱۲ محمد اشرف القادری

دوسری طرف دوسرا منہ پھیر لے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے؟“

ان تمام احادیث میں مُؤْمِن، مُسْلِم، رَجُل، أَخ سے مراد وہی مومن کامل ہے، جو کسی باطل عقیدے یا مذہب کا گرفتار ہو کر، طائفہ ناجیہ سے خارج نہیں ہو گیا۔ کیونکہ ان کے ساتھ تو محبت و مودت کے تعلقات جائز ہی نہیں۔

اہل سنت کا اتحاد ایک ناگزیر ضرورت

تمام عالم اسلام، اور کل سوا اہل سنت ایک دل اور ایک زبان ہوں، اور ہر ایک کا دل دوسرے کی محبت سے بھرا ہو، ہر ایک دوسرے کی بہبود اور راحت سے مسرور، اور اس کے رنج و کلفت سے محزون و بے چین ہو، دوسرے کے درد و تکلیف کو اپنے صدمہ کی طرح محسوس کرے، اغیار سے بے تعلق رہے، تو اسلام کی شوکت ظاہر ہو۔ چند بد مذہبوں کو چھوڑ دینے سے، مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع اور قوت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ ان سے میل جول ہی ہزار ہا فتنوں اور مصیبتوں کا دروازہ کھولتا ہے۔ یہی دین کی تعلیم، اور یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

ایسے ذرائع پیدا کئے جائیں کہ مسلمانوں کے خیال آپس میں متوافق ہوں، اور ان کے دماغ ایک ہی طرح کی معلومات سے پر ہوں۔ اگر ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، اور ان کے مابین بہت بڑا بعد مکان ہے تو

حرج نہیں، مگر بعد خیال نہ ہونا چاہئے۔

ضروری بے حد ضروری

ضروری ہے کہ مسلمان بد مذہبوں کی تمام تحریروں کے دیکھنے سے اجتناب کریں۔ اور اپنی معلومات وسیع کرنے، اور سواد اعظم میں ایک ربط و تعلق حاصل کرنے، اور قائم رکھنے کیلئے اہل سنت کی کتابوں رسالوں اخباروں کا مطالعہ ضروری سمجھیں۔ کہ جتنے مسلمان اس ایک رسالہ کے دیکھنے والے ہوں گے، وہ سب عقیدے اور خیال میں متحد و متفق ہوں گے، اور ہر منوع پران میں سے ایک کی آواز دوسرے کے موافق اٹھے گی، اور اس کو مدد پہنچائے گی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّم۔

کتابیات

(مراجع و مآخذ)

اسماء کتب و مصنفین

۱. "القرآن المجید"

کلام اللہ عزوجل

۲. "احیاء علوم الدین"

ابو حامد، محمد بن محمد بن محمد الغزالی، المتوفی ۵۰۵ھ

۳. "اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ"

الشیخ، عبدالحق بن سیف الدین، الدہلوی، المتوفی ۱۰۵۲ھ

۴. "الجامع السنن"

ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ بن سورۃ، الترمذی، المتوفی ۲۲۹ھ

۵. "الجامع الصحیح"

ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، البخاری، المتوفی ۲۵۶ھ

۶. "الجامع الصحیح"

ابو الحسن، مسلم بن الحجاج، القشیری، المتوفی ۲۶۱ھ

۷. "الجامع لشعب الایمان"

ابو بکر، احمد بن محمد بن حسین، البہقی، المتوفی ۴۵۸ھ

۸. "السنن"

ابو عبد اللہ، محمد بن یزید، ابن ماجہ، القزوینی، المتوفی

۲۷۳ھ

۹. "السنن"

ابوداود، سليمان بن الاشعث، السجستاني، المتوفى ٢٧٥هـ

١٠. "الصحيح المستدرک علی الصحيحين"

ابوعبدالله، محمد بن عبدالله، الحاكم، النيسابوري،

المتوفى ٤٠٥هـ

١١. "العقيدة الواسطية"

ابوالعباس، احمد بن عبدالحليم، المعروف بابن تيمية،

الحراني، المتوفى ٧٢٨هـ

١٢. "مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح"

الملا، علي بن سلطان محمد، القاري، الهروي، المكي،

المتوفى ١٠١٤هـ

١٣. "المسند"

الامام، ابوعبدالله، احمد بن محمد بن حنبل، الشيباني،

المتوفى ٢٤١هـ

١٤. "مشكوة المصابيح"

ولي الدين، ابوعبدالله، محمد بن عبدالله، الخطيب،

العمري، التبريزي، المتوفى ٧٤٢هـ

١٥. "المغنى عن حمل الاسفار في الاسفار في تخريج ما في الاحياء من الآثار"

ابوالفضل، زين الدين، عبد الرحيم بن الحسين، العراقي،

المتوفى ٨٠٦هـ

١٦. "نواذر الاصول في معرفة احاديث الرسول"

ابوعبدالله، محمد بن علي بن الحسين، الحكيم،

الترمذي، من اكابر علماء القرن الثالث الهجري